بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

یہ بالکل صحیح ہے کہ احمدی چاہے مہمان ہو یا میزبان اسے اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے

لیکن جنہوں نے اپنے آپ کو جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے انہیں زیادہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3؍اگست 2018 بمقام حدیقۃ المہدی (آلٹن، برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق پا رہے ہیں۔ تمام شاملین جلسہ کو جلسہ کے ان تین دنوں میں جلسہ کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جلسہ کے پروگراموں کو خاموشی اور توجہ سے سننا چاہئے تبھی جلسہ میں شامل ہونے کا فائدہ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا جلسہ کے کاموں میں کمیاں اور کمزوریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ جہاں کارکنان اپنے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے وہاں مہمان بھی ان کمیوں اور کمزوریوں سے صرف نظر کریں اور جہاں کہیں کارکنوں کو مدد کی ضرورت ہو خود بڑھ کر ان کی مدد کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اِکائی ہم میں تبھی پیدا ہوسکتی ہے جب ہم ایک دوسرے کے بوجھ اٹھانے والے ہوں۔ اس بنیادی بات کو مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو یاد رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو چند باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ سب سے پہلی بات کارکنوں کیلئے یہ ہے کہ انہوں نے ان لوگوں کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعودؑ کے جاری کردہ جلسہ میں شامل ہونے کیلئے آئے ہیں، کسی دنیاوی میلے میں شامل ہونے کیلئے نہیں آئے۔ اپنے روحانی علمی اور اخلاقی معیاروں میں بہتری کیلئے جمع ہوئے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ یہی سوچ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کی ہے اور ہونی چاہئے ورنہ ان کا جلسہ میں شامل ہونا بے مقصد ہے۔ بہرحال کارکنان کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مہمانوں کا رویہ جیسا بھی ہو کام کرنے والوں نے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا ہے۔ تبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

ہم جس نبی کے ماننے والے ہیں اس کا اُسوہ حسنہ مہمانوں کیلئے کیا تھا؟ وہ لوگ جو شہر میں رہنے والے تھے روزانہ آپؐ سے ملنے والے تھے۔ اُن کو اگر کبھی اُن کی غربت کی حالت کی وجہ سے یا ویسے ہی کھانے پر بلایا اور وہ لمبا وقت آ کر بیٹھ کر باتیں کرنے لگ گئے اور آپؐ کے آرام اور آپؐ کے کام میں مخل ہوئے تو انہیں آپؐ کبھی نہیں کہتے تھے کہ وقت سے پہلے نہ آؤ

۔ مَیں مصروف ہوں اور کھانا کھا کر جلدی چلے جاؤ کہ تمہارے بیٹھے رہنے کی وجہ سے میں اپنے بعض کام نہیں کرسکتا۔ لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر اور آپؐ کا مہمانوں کو برداشت کرنے کا صبر اور حوصلہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو فرمایا کہ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ کہ وہ تمہارے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے تمہیں منع کرنے سے حیا کرتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ بات کہنے میں کوئی روک نہیں۔ پس لمبا عرصہ بلاوجہ نبی کے گھر میں بیٹھ کر اسے تکلیف نہ دو۔ پس ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی مہمان نوازی کے اعلیٰ ترین اُسوے کا ذکر فرمادیا۔ اخلاق کے اعلیٰ ترین ہونے کا ذکر فرمادیا تو دوسری طرف مہمانوں کو بھی خاص طور پر حکم دیا کہ مہمان بن کر اپنے حق سے تجاوز نہ کرو۔ مہمانوں کو اپنے مہمان ہونے کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔

پھر آنحضرت ﷺ کا غیروں کے ساتھ مہمان نوازی اور بلند حوصلگی کا معیار ایک ایسا معیار تھا کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے، حیران رہ جاتا ہے۔ اس کی مثال ہم دیکھتے ہیں، جب ایک غیر مسلم آتا ہے مہمان بن کے، آپ اس کی خاطر مدارات بھی کرتے ہیں اور صبح اٹھ کر جاتے ہوئے وہ مہمان بستر گندہ کرکے چلا جاتا ہے۔ آپؐ خود اُسے دھوتے ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم عرض کرتے ہیں کہ ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں، ہم حاضر ہیں۔ حضور کیوں تکلیف کر رہے ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ وہ میرا مہمان تھا اس لئے میں ہی اس کا گند دھوؤں گا۔ پس یہ وہ اعلیٰ ترین اسوہ ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے جلسہ پر اپنے بھی آتے ہیں غیر بھی آتے ہیں اور سب آنے والے اچھے اخلاق کے مالک ہیں یا دین سیکھنے کیلئے آتے ہیں یا اسلام اور احمدیت کے بارے میں معلومات لینے آتے ہیں۔ بشری کمزوریاں تو ہر ایک میں ہوتی ہیں اگر کوئی اونچ نیچ ہو بھی جائے، کسی سے زیادتی ہو بھی جائے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ لوگ بداخلاق ہیں یا ان کی نیتیں نیک نہیں ہیں۔ یہ بشری کمزوریاں ہیں جس کی وجہ سے بعض دفعہ اونچ نیچ ہو جاتی ہے۔ اگر ہو بھی جائے تو برداشت کرنا چاہئے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ احمدی چاہے مہمان ہو یا میزبان اسے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے لیکن جنہوں نے اپنے آپ کو جلسہ کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے انہیں زیادہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اگر کارکنوں کی طرف سے صبر اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ ہوگا تو دوسرا خود ہی شرمندہ ہو جائے گا۔ پس ہر ڈیوٹی دینے والا ہر شعبہ میں جہاں وہ ڈیوٹی دے رہا ہے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے اور اسے ان دنوں میں ایک بہت بڑا چیلنج سمجھ کر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کہ لوگوں سے اچھی اور نرم بات کیا کرو۔ اچھی طرح بات کرو۔ یہ وہ بنیادی چیز ہے جو جھگڑوں کو ختم کرنے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کے لئے ضروری ہے۔ یہ اصول صرف خاص موقعوں کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے اور جب انسان کو اس کی عادت پڑ جائے تو رنجشیں اور زیادتیاں کبھی ہو ہی نہیں سکتیں۔ پس میزبانوں اور مہمانوں کو یہاں بھی اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سامنے رکھنا چاہئے اور خاص طور پر ان دنوں میں تو ضرور اس پر عمل کریں کہ اس ماحول کو خاص طور پر سب نے مل کر خوشگوار بنانا ہے تا کہ جس مقصد کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ پورا ہو اور وہ ہے اپنی اخلاقی اور روحانی

حالت بہتر کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میزان میں حسن خلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں اور پھر یہ بھی کہ اچھے اخلاق کا مالک نماز روزے کے پابند کا مقام حاصل کر لیتا ہے یعنی اُسے نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ نیکی پھر آگے کئی نیکیوں کے بچے دیتی چلی جاتی ہے۔ پس کارکنان خاص طور پر اس بات کو لازمی بنائیں کہ جیسا بھی کسی دوسرے کا سلوک ہو ان کے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہنی چاہئے۔ اس ظاہری حالت میں ان کا اثر پھر دل پر بھی ہوتا ہے اور دل میں بھی کوئی سختی پیدا نہیں ہوگی اور جب دل میں بلاوجہ کی سختی پیدا نہیں ہوگی تو غلط فیصلے بھی نہیں ہوں گے جو بعض دفعہ جوش اور غصہ میں ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے خلق کے اعلیٰ ترین معیار کو بیان کرتے ہوئے ایک صحابی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہنستا مسکراتا چہرہ کسی کا نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو یہ نصیحت بھی فرمائی کہ نرمی کرو کیونکہ جو نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے بھی محروم کیا گیا ہے۔ اب اس بات کو اگر کارکنان اور شامل ہونے والے سب سمجھ لیں تو اس ماحول کی برکات کی وجہ سے خیر و برکت سے جھولیاں بھرنے والے بن جائیں گے۔

ساتھ ہی میں شاملین جلسہ سے بھی کہوں گا کہ جلسہ کے اتنے وسیع انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل سے رضا کاروں کے ذریعہ سے ہو رہے ہیں۔ یہ کوئی ہمارے ملازم نہیں ہیں۔ بعض بہت اچھے عہدوں پر فائز ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کیلئے ایک جذبے سے سرشار ہو کر خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح نوجوان ہیں جو سیکنڈری اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھ رہے ہیں۔ لڑکیاں بھی ہیں لڑکے بھی ہیں اسی طرح بچے بھی ہیں۔ یہ سب ایک جذبے سے خدمت کرتے ہیں۔ اس لئے اگر کہیں چھوٹی موٹی کمیاں اور کمزوریاں دیکھیں بھی تو صرف نظر کریں۔ اگر کسی مہمان کو کسی شعبہ میں کمی نظر آتی ہے تو صرف شعبہ کے انچارج کو لکھ دیں بجائے کارکنوں سے الجھنے کے۔ اس سال اگر کمی کو نہ بھی دور کیا جا سکا تو اگلے سال کیلئے خیال رکھا جائے گا اور ہمارے جماعتی نظام کی یہی خوبی ہے اور ہونی چاہئے کہ جن جن کمزوریوں کی نشاندہی ہوا نہیں دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مہمان نوازی کا ایک اہم شعبہ کھانا پکانے کا ہے۔ کھانا پکانے والے اس بات کا خیال رکھیں کہ کھانا اچھی طرح پکا ہو۔ مجھے امید ہے کہ مہمان تو اس بات پر انشاء اللہ شکایت نہیں کریں گے لیکن اگر کریں بھی تو غصہ سے بھر کر نہ کریں بلکہ پیار سے انتظامیہ کو توجہ دلا دیں کہ یہ کمی ہے اس کو پورا کریں۔

پھر شاملین جلسہ کو اس بات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کا ایک حسن خلق یہ بھی ہے کہ مؤمن بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے اور یہ جلسہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے خالص للہی جلسہ قرار دیا ہے اس میں تو ہر قسم کی فضول باتوں اور وقت کے ضائع کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ جلسہ کے پروگراموں کو غور سے سنیں۔ سوائے اشد مجبوری کے جلسہ گاہ سے اٹھ کر نہ جائیں۔ آجکل کے دنیا داری کے ماحول میں بچوں اور نوجوانوں کو دین کی

اہمیت کا احساس دلانا اور اس کے ساتھ جوڑنا بہت بڑا اور اہم کام ہے والدین کو اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے۔ ہر ماں اور ہر باپ کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

تربیت کے لحاظ سے اور دین سے جوڑنے کے تعلق میں سب سے اہم بات عبادت ہے۔ اس کی خود بھی پابندی کریں اور بچوں کو بھی نمازوں کے اوقات میں ساتھ لائیں۔ اگر گھر دُور ہیں مسجد سے یا سینٹر سے تو گھروں میں بھی باجماعت نمازوں کا انتظام اور اہتمام ہونا چاہئے۔ اسی طرح کارکنان بھی نمازوں کی پابندی کریں۔ اگر ہماری نمازوں پر توجہ نہیں تو ہمارے سب کام بیکار ہیں۔

انتظامی لحاظ سے بھی بعض باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ جو لوگ اپنی گاڑیوں پر آتے ہیں وہ انتظامیہ سے تعاون کریں۔ جو مسجد فضل میں نماز پڑھنے آتے ہیں وہ بھی اپنی کاریں ایسی جگہ کھڑی کریں جہاں ہمسایوں کے راستے نہ رکیں ان کے گھروں کے راستے نہ رکیں اور انہیں تکلیف نہ ہو۔

انتظامی لحاظ سے شعبہ نظافت اور صفائی بھی ہے اس طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے ہمیشہ یاددہانی کرواتا ہوں نظافت اور صفائی ایمان کا حصہ بھی ہے جسے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ غسل خانوں اور ٹائلیٹ کی صفائی کا کارکنان اور مہمان بھی خاص خیال رکھیں۔ اسی طرح سڑکوں اور راستوں پر اگر گلاس وغیرہ یا کھلے میدان میں گلاس وغیرہ یا ٹن وغیرہ یا کوئی چیز نظر آئے، لفافے وغیرہ گرے ہوئے تو ان کو اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈال دیا کریں۔

پھر حفاظتی نقطۂ نظر سے اپنے ماحول پر نظر رکھیں جلسہ گاہ کے اندر بھی اور باہر بھی کوئی شرارتی عنصر کوئی شرارت کر سکتا ہے اس بات پہ نظر رکھنی چاہئے۔ کوئی بھی مشکوک چیز دیکھیں یا کسی کی مشکوک حرکات دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو قریب ترین کھڑے ڈیوٹی والے کو اطلاع دے دیں۔ خواتین کو خاموشی سے جلسہ کے پروگراموں کو سننا چاہئے اور ڈیوٹی والی لڑکیوں سے تعاون کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سب کو جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے اور ہم سب وہ فیض پانے والے ہوں جس کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 3rd - August - 2018
BOOK POST (PRINTED MATTER) To ....
From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar **Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB**